مولانا ذاکر حسن نعمانی

انسان کی فضیلت کا معیار علوم و معارف اور بہترین اخلاق ہیں

امام رازیؒ کی تصنیف کتاب النفس والروح کے ایک حصہ کا اردو ترجمہ

ہلی دلیل اگر انسان کی سعادت قضاءِ شہوت اور غضب کی پیروی میں ہوتی تو حیوان جو اس معاملہ میں بہت قوی ہے تو وہ انسان سے زیادہ قوی اور زیادہ لطف اٹھانے والا ہوتا مثلاً ثیر غلبہ پانے میں قوی ہے۔ چڑا شہوت میں انسان سے زیادہ قوی ہے لیکن یہ باتیں سعادت کا مدار نہیں تو ہم نے جان لیا کہ انسان کی سعادت کا تعلق ان امور کے ساتھ نہیں۔

دوسری دلیل ہر شئی سعادت اور کمال حاصل کرنے کا سبب ہے تو جو آدمی اس سبب کو جتنا زیادہ حاصل کرے گا تو اتنا ہی زیادہ سعادت مند اور باکمال بنے گا۔ اگر شہوت بطن (پیٹ) اور فرج (شرم گاہ عورت) کا پورا کرنا کمال اور سعادت ہوتی ہو تو جو آدمی اس میں جتنا یادہ مشغول ہوتا وہی بلند مرتبہ اور باکمال انسان ہوتا۔ حالانکہ معاملہ برعکس ہے۔ کیونکہ جو آدمی حاجت سے زیادہ کھائے تو باعث نقصان ہے۔ لوگ اس کو حریص اور رذیل کہیں گے۔ یہی حال تمام بدنی ذتوں کا ہے۔ پتہ چلا کہ شہوتوں کا پورا کرنا سعادت اور کمال نہیں بلکہ صرف حاجات پوری کرنی ہیں۔

یسری دلیل انسان تمام حیوانات کے ساتھ کھانے پینے کی لذت میں شریک ہے۔ اگرچہ نچلے درجے کا جانور ہو۔ اگر اس قسم کی لذت کو انسان کی فضیلت سمجھا جائے تو انسان یوانات پر فضیلت حاصل نہیں کر سکتا کیوں کہ گبریلہ (ایک کیڑا جو گوبر میں رہتا ہے) سرگین (گوبر) کھا لے سے لذت حاصل کرتا ہے جیسے انسان شکر اور اس جیسی اشیاء سے لذت حاصل کرتا ہے۔ اگر انسان ی سعادت حسی لذتوں پر موقوف ہوتی تو یہ بھی ایک گھٹیا جانور بن جاتا۔ حالانکہ ایسا بالکل نہیں۔ پس ہم کہتے یں کہ تمام گھٹیا جانور انسان کے ساتھ ان بدنی لذتوں میں شریک ہیں لیکن انسان قوت عقلی کی وجہ سے ن لذتوں کو کنٹرول میں رکھتا ہے۔ انسان جب اپنے ماضی میں غور کرتا ہے تو وہ لذتیں اگر بڑھیا اور

اچھی تھیں تو اُن کے ختم ہونے کی وجہ سے اس کے دل کو دُکھ پہنچتا ہے اور اگر اس نے
"تکالیف اٹھائی ہوں تو پھر بھی اسی کے دل میں دُکھ ہوگا اس کے یاد کرنے سے اور اگر اپنے
پر غور کرے تو اس کے پاس جو کچھ ہے اس پر راضی نہیں ہوگا بلکہ نفس کو زیادتی کی طمع دلائے
اگر اپنے مستقبل میں غور کرے گا تو اس کا علم اس کو حاصل نہیں ہو سکتا۔ تو اس پر شدید خوف
معلوم ہوا کہ گھٹیا حیوانات انسانوں کے ساتھ بدنی اور حسی لذتوں میں شریک ہیں۔ لیکن
اپنی عقل کی وجہ سے ان میں کمی پیدا کرے گا۔ لیکن حیوانات ایسا نہیں کر سکتے کیوں کہ ان میں ع

چوتھی دلیل

اگر ان لذات حسیہ کی حقیقت میں غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ یہ لذتیں نہیں
تکالیف دور کرنے کا ذریعہ ہیں۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ انسان جتنا زیادہ
ہوگا اتنا ہی زیادہ کھانے سے لذت حاصل کرے گا۔ اگر بھوک کم ہو تو کم کھانے سے لطف
اسی طرح اگر انسان کو جماع کیے ہوئے زیادہ عرصہ گزر چکا ہو اور منی اپنے مقام میں زیادہ جمع
تو طبیعت پر شدید بوجھ بھی ہوگا اور اضطراب بھی تو ایسی حالت میں منی نکلنے کی لذت زیادہ
وجہ ہے کہ جو کافی عرصہ بعد جماع کرتا ہے وہ بہ نسبت اس آدمی کے جو کم وقفے کے ساتھ
سے زیادہ لطف اندوز ہوتا ہے۔ تو یہ بات ثابت ہو گئی کہ جن احوال کو جسمانی لذت سمجھا جاتا
میں صرف اپنے تکالیف دور کرنے ہوتے ہیں۔ کپڑے پہننے سے جو لذت حاصل ہوتی اسی کا
حال ہے۔ کپڑے پہننے سے گرمی یا سردی کی تکلیف دور ہوگی۔ جب لذت جسمانی کا حاصل دفع
سعادت انسانی دفع آلام (تکالیف کا ختم ہونا) بھی نہیں۔ کیونکہ یہ بات تو اس وقت بھی حاصل ہ
یہ آلام (تکالیف) سرے سے ہوں ہی نہیں۔ معلوم ہوا کہ سعادت انسانی ان احوال کے علاوہ
چیز ہے۔

پانچویں دلیل

انسان کھانے پینے جماع اور مقابل کو تکلیف پہنچانے میں تمام حیوانات
شریک ہے۔ یعنی ایک جیسے ہیں اور اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ انسان م
حیث انہ انسان بہتر ہے انسان من حیث انہ حیوان سے۔ اس حیوانی حیثیت سے ا
حیوان میں اچھی اور بری جہتوں میں مساوات لازم ہو جائے گی۔ تمام خصلتیں باعث کمال و نقص
جائیں گی۔ اور یہ محال ہے۔

چھٹی دلیل

یہ بات بداہتہً معلوم ہے کہ فرشتوں کی خوشی اور سعادت مندی اُڑنے ا
والے حیوانات اور زمین پر چلنے والے کیڑے مکوڑوں سے زیادہ ہے

بھی کوئی نزاع نہیں کہ فرشتے کھانے پینے اور جماع کی لذت سے محروم ہیں۔ اور نہ اس بات میں نزاع ہے کہ یہ گھٹیا جانور ملائکہ مقربین سے بہتر اور برتر نہیں۔

جان لو! تم کو یہاں ایک اور اچھی اور قوی دلیل بتاتے ہیں جو گزشتہ تمام دلیلوں سے بڑھ کر ہے۔ وہ یہ کہ واجب الوجود کے جلال شرف، عزت اور کمال کے ساتھ کسی غیر کے احوال کی کوئی نسبت نہیں۔ اور یہ گھٹیا لذتیں اللہ تعالیٰ کے لیے ممتنع ہیں۔ معلوم ہوا کہ کمال اور شرف ان لذات جسمانیہ کے علاوہ دیگر احوال کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے۔ اگر کوئی کہے کہ اللہ کو یہ کمال اس لیے حاصل ہے کہ وہ اِلٰہ ہے۔ یعنی الوہیت کی وجہ سے۔ اور الوہیت مخلوق میں محال ہے (یعنی کمال کے لیے الوہیت ضروری ہوئی اور انسان اس سے عاری ہے۔ لہٰذا یہ بات کہنا کہ اللہ کا کمال اس لیے ہے کہ لذات جسمانیہ اس کے لیے ثابت نہیں صحیح نہیں از مترجم) جواب اس میں کوئی جھگڑا نہیں کہ الوہیت مخلوق کے حق میں محال ہے۔ لیکن حضورؐ کا فرمان ہے تخلقوا باخلاق اللہ۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے اخلاق کے ساتھ خود کو آراستہ کرو۔ تو ہم پر واجب ہے کہ تخلق کا معنیٰ جاننے کی کوشش کریں۔ یہاں تک کہ پتہ چل جائے کہ انسان کا کمال اس تخلق کی وجہ سے ہے نہ کہ جسمانی لذتیں حاصل کرنے سے۔ اور یہ تخلق کھانے پینے سے نہیں بلکہ حاجات ختم کرنے اور نیکیوں سے حاصل ہوگا۔

ساتویں دلیل جن لوگوں کا یہ خیال ہے کہ انسان کی سعادت بدنی لذتوں میں ہے جب کسی انسان کو دیکھیں جو ان لذتوں سے اعراض کرتا ہے مثلاً ہمیشہ روزہ رکھتا ہے مباح اشیاء پر اکتفاء کرتا ہے لذتوں کے پیچھے نہیں پڑتا تو ان لوگوں کی ایسے آدمی کے ساتھ عقیدت مندی بڑھ جاتی ہے اور گمان کرتے ہیں کہ یہ انسان کوئی بشر نہیں بلکہ ملائکہ کے گروہ سے ہے اور خود کو اس انسان کے مقابلہ میں بدبخت اور گھٹیا تصور کرتے ہیں۔ اور اگر کسی ایسے انسان کو دیکھیں جو اکل و شرب اور جماع میں مستغرق ہو اور یہی اس کا مقصد ہو۔ علم، عبادت اور زہد سے منہ موڑنے والا ہو تو پھر لوگ اس کو ان خواہش پرست بے کار اور رسوا جیسے برے القاب سے یاد کرتے ہیں۔ اگر سعادت لذتوں میں ہوتی اور ان سے اعراض نقصان ہوتا تو لوگ اس قسم کا فیصلہ نہ کرتے جب حقیقت اسی طرح ہے جیسے ہم نے بیان کی تو ہماری بات کی صداقت ثابت ہوگی۔

آٹھویں دلیل ہر شئی میں فی نفسہ کمال اور سعادت ہے تو واجب تھا کہ اس کے اظہار سے نہ شرماتا بلکہ اس کے اظہار پر فخر کرتا اور اسی کے کرنے میں نجات سمجھتا۔ لیکن ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ کوئی عقل مند بھی زیادہ کھانے پینے اور نہ زیادہ نکاحوں پر فخر نہیں کرتا۔ اور نہ اس پر فخر کرتا ہے

کہ سارا وقت ان امور میں گزرتا ہے اور لوگ جماع کے لیے تنہائی تلاش کرتے ہیں۔ لوگوں کے سامنے کوئی عقل مند بھی اس کی طرف قدم نہیں اُٹھائے گا۔ یہ اسی بات کی دلیل ہے کہ یہ ایک گھٹیا اور قابل شرم کام ہے۔ اسی طرح بے وقوفوں کی عادت ہے کہ ایک دوسرے کو جب گالی دیتے ہیں تو جماع کے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ اگر کوئی بے وقوف آدمی لوگوں کے مجمع میں یہ کہے کہ فلاں اس طرح اپنی بیوی کے ساتھ جماع کرتا ہے تو وہ آدمی اس کلام کو سُن کر شرمائے گا بلکہ اس کو تکلیف ہوگی کہ یہ بے وقوف میرے بارے میں کیا کہہ رہا ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ فعل کمالات اور سعادت میں سے نہیں بلکہ باطل اور قبیح عمل ہے۔

نویں دلیل ہر حیوان کا زیادہ میلان کھانے پینے اور دوسروں کو ایذاء دینے کی طرف ہوتا ہے جس جانور میں ریاضت و مشقت قبول کرنے کا مادہ کم ہو تو لوگوں میں اس کی قیمت کم ہوگی جس حیوان کی رغبت کھانے پینے کی طرف کم ہو وہ مشقت جلد قبول کرے گا اور لوگ اس کی زیادہ قیمت لگائیں گے۔ کیا تو دیکھتا نہیں کہ جو گھوڑا مشقت والا حملہ آور، سُدھا ہوا اور تیز دوڑنے والا ہو تو زیادہ قیمت پہ خریدا جاتا ہے۔ دُبلا گھوڑا زیادہ دوڑنے اور آگے نکلنے والا ہوتا ہے بڑے پیٹ والے اور فربہ گھوڑے سے۔ اور ہر ایسا گھوڑا جو مشقت کا عادی نہ ہو۔ اسی پر پالان رکھ کر سامان لادا جائے اور اس کو گدھے کے مقابلہ میں لا جائے تو بھی یہ کم قیمت پر بکا جائے گا۔ جب حیوانات کی ایک دوسرے پہ برتری اور فضیلت کھانے پینے کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ کوئی اور وجہ ہے تو تیرا حیوان ناطق عاقل (انسان) کے بارے میں کیا خیال ہے۔

دسویں دلیل زمین کے انتہائی کناروں پر رہنے والوں کی عقلیں۔ اخلاق اور علوم و معارف پایہ تکمیل تک پہنچ نہیں پاتے تو انتہائی گھٹیا کمینے اور رذیل ہوتے ہیں۔ کیا تو دیکھتا نہیں کہ اقلیم اوّل کے رہنے والے زنوج اور اقلیم ہفتم والے صقالبہ جن کا معارف حقیقیہ اور اخلاق فاضلہ میں حصہ کم ہے تو عقلوں میں ان کا مقام و مرتبہ کم ہے بلکہ ان کو گھٹیا سمجھتے ہیں۔ اور دنیا کے وسط میں رہنے والوں نے جب علوم و معارف حقیقیہ اور اخلاق فاضلہ سے خود کو آراستہ کر لیا تو ضرور ہر آدمی یہ اقرار کرے گا کہ یہ لوگ انسانوں کے بہترین گروہ اور اچھے انسان ہیں۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ انسانی فضیلت اور کمال کا اظہار علوم و معارف اور بہترین اخلاق کے ساتھ ہوگا نہ کہ کھانے پینے اور جماع کی وجہ سے۔